خطِ اقبال
خان محمد نیازالدین خاں کے نام

ڈاکٹر سر علّامہ محمد اقبالؒ

- **پیدائش :** ۹ - نومبر ۱۸۷۷ء سیالکوٹ
- **وفات :** ۲۱ - اپریل ۱۹۳۸ء لاہور
- **تصانیف :** بانگِ درا، بالِ جبریل، ضربِ کلیم، ارمغانِ حجاز، اسرارِ خودی، رموزِ بے خودی

مخدومی! السّلام علیکم

آپ کا خط ابھی ملا، جس کو پڑھ کر بہت مسرّت ہوئی۔ الحمد للہ کہ آپ بہ خیریت ہیں اور مولوی گرامی صاحب بھی آلام و افکار سے آزاد ہیں۔ عرصہ ہُوا میں نے اُنھیں خط لکھا تھا بہ ہرحال یہ سن کر خوشی ہوئی کہ وہ جالندھر آنے کا قصد رکھتے ہیں۔ ان کی صحبت سے زیادہ پُر لطف چیز اور کون سی ہے۔ اگر ممکن ہوسکتا تو میں یہ ایّام بھی ہوشیار پور میں اُن کی صحبت میں گزارتا۔ میری نسبت وہ جو کچھ کہتے ہیں اس میں محبت کا مبالغہ شامل ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ محبت محبوب کا صحیح اندازہ کرنے میں کبھی کامیاب نہیں ہوتی۔

مگر مولوی گرامی صاحب کا وعدہ وہی ہے جس کی نسبت مرزا غالبؔ مرحوم عرصہ ہوا کہہ گئے ہیں:

ترے وعدے پر جیے ہم تو یہ جان جھوٹ جانا

مجھے یہ اندیشہ ہے کہ اگر میں ان سے ملنے کے لیے جالندھر آیا تو پھر لاہور نہ آئیں گے۔ خیر یہ باتیں بعد میں سوچنے کی ہیں۔ پہلے یہ دیکھنا ہے کہ (وہ) جالندھر آتے بھی ہیں یا نہیں۔

واقعی آم دردِ گردہ کے مریض کے لیے اچھا ہے اور مجھ کو بھی اس سے بہت محبت ہے۔ کھانے کی چیزوں میں صرف یہی ایک چیز ہے جس کے لیے میرے دل میں خواہش پیدا ہوتی ہے۔ باقی چیزوں کے لیے خواہش نہیں ہوتی،یہاں تک کہ روزمرہ کا کھانا بھی عادت کے طور پر کھاتا ہوں۔ باقی خدا کے فضل و کرم سے خیریت ہے۔

ہاں آموں پر ایک لطیفہ یاد آگیا۔ گزشتہ سال مولانا اکبؔر نے مجھے لنگڑا آم بھیجا تھا میں نے پارسل کی رسید اس طرح لکھی:

اثر یہ تیرے اعجازِ مسیحائی کا ہے اکبؔر
الہٰ آباد سے لنگڑا چلا لاہور تک پہنچا !

”رموزِ بے خودی“ کو میں اپنے خیال میں ختم کر چکا تھا، مگر پرسوں معلوم ہوا کہ ابھی ختم نہیں ہوئی۔ ترتیب مضامین کرتے وقت یہ بات ذہن میں آئی کہ ابھی دو تین ضروری مضامین باقی ہیں، یعنی قرآن اور بیت الحرام کا مفہوم و مقصود حیاتِ ملّیہ اسلامیہ میں کیا ہے۔ ان مضامین کے لکھ چکنے کے بعد اس حصۂ مثنوی کو ختم سمجھنا چاہیے۔ مگر ایسے ایسے مطالب ذہن میں آئے ہیں کہ خود مسلمانوں کے لیے موجبِ حیرت و مسرّت ہوں گے۔ کیوں کہ جہاں تک مجھے معلوم ہے ملّتِ اسلامیہ کا فلسفہ اس صورت میں اس سے پہلے کبھی اسلامی جماعت کے سامنے پیش نہیں کیا گیا۔ نئے اسکول کے مسلمانوں کو معلوم ہوگا کہ یورپ جس قومیت پر ناز کرتا ہے وہ محض بودے اور سُست تاروں کا بنا ہوا ایک ضعیف چِتھڑا ہے۔ قومیت کے اصول حَقّہ صرف اسلام نے ہی بتائے ہیں، جن کی پختگی اور پاےداری مرورِ ایام و اعصار سے متاثر نہیں ہوسکتی۔

والسلام

امید کہ آپ کا مزاج بہ خیر ہوگا۔

خاک سار

محمد اقبال

لاہور ۲۷، جون ۱۹۱۷ء

(کلیاتِ مکاتیبِ اقبال اوّل ۲)

مشق

سوال نمبر ۱: درج ذیل سوالات کے جواب دیجیے:

(۱) مولانا گرامی کے جالندھر آنے کی خبر پر اقبال نے کیا لکھا ؟

(۲) اقبال نے آم کے بارے میں کیا رائے دی ہے ؟

(۳) اقبال نے اپنی تصنیف ”رموزِ بے خودی“ کے بارے میں کیا لکھا ہے ؟

(۴) یورپ کے نظریۂ قومیت کے بارے میں اقبال کا کیا موقف ہے؟

سوال نمبر۲: درج ذیل الفاظ و تراکیب کی وضاحت کیجیے:

مرورِ ایام و اعصار	حیاتِ ملّیہ اسلامیہ	آلام و افکار	اعجازِ مسیحائی	رموزِ بے خودی

سوال نمبر۳: درج ذیل الفاظ کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے:

فکر	الم	ایّام	مطالب	ملّت

سوال نمبر۴ : درج ذیل اقتباس کی تشریح بہ حوالۂ متن کیجیے:

(الف) ”یورپ جس قومیت پر ناز کرتا ہے وہ محض بودے اور سُست تاروں کا بنا ہوا ایک ضعیف چیتھڑا ہے۔“

سوال نمبر۵ : درج ذیل غلط فقرے درست کیجیے:

(الف) بندۂ خدا دیر مت اتنی کیا کرو۔
(ب) میں نے تم کو پہلے ہے لکھا بھی۔
(ج) یوں آتا تو نہیں پڑھنا۔
(د) تم کرو ایک ایک منٹ کی قدر۔
(ہ) دعا نری سے چلتا نہیں کام۔

سوال نمبر۶ : دُرست جواب پر (✓) کا نشان لگائیے:

(ا) مولوی گرامی صاحب بھی آلام و افکار کے سلسلے میں ہیں:
(الف)آزاد (ب)گرفتار (ج)پابند (د)گھرے ہوئے

(۲) آم اس مرض کے لیے اچھّا ہے:
(الف)دردِ دل کے (ب)دردِ گردہ کے (ج)دردِ سر کے (د)دردِ جگر کے

(۳) گزشتہ سال مجھے لنگڑا آم بھیجا تھا:
(الف)مولانا اکبر نے (ب)مولانا ظفر نے (ج)مولانا حسرت نے (د)مولانا اصغر نے

(۴) رموزِ بے خودی ہے:
(الف)مثنوی (ب)قصیدہ (ج)غزل (د)مخمس

(۵) یہ فلسفہ اس صورت میں اس سے پہلے کبھی پیش نہیں کیا گیا:
(الف)ملتِ اسلامیہ کا فلسفہ (ب)ملتِ اسلامیہ کا نظریہ
(ج)ملتِ اسلامیہ کا جغرافیہ (د) ملتِ اسلامیہ کا عقیدہ

سرگرمیاں

- طلبہ اِس خط کے اہم نکات تحریر کرکے دکھائیں گے۔
- طلبہ اِس خط کو سامنے رکھتے ہوئے اپنے دوست کے نام خط لکھ کر پیش کریں گے۔

برائے اساتذہ

- طلبہ کی سرگرمیوں کا جائزہ لے کر حسبِ ضرورت رہ نمائی کیجیے۔
- طلبہ کو خط لکھنے کا طریقہ بتائیے۔